

## 10525-مرکم رکھنا سنت ہے

سوال

دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس وقت نکاح میں مہربت زیادہ رکھ رہے ہیں، کیا یہ ایسا کرنا سنت ہے، اور کیا شریعت نے مہر کی کوئی مقدار متعین کی ہے جس سے تجاوز نہیں کیا جاسکتا؟

پسندیدہ جواب

شادی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک نعمت اور اس کی نشانیوں میں ایک نشانی شمار ہوتی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[۱] اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی بحث سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کروی، یعنی اس میں خور و خور کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔ الرؤم (21).

اور پھر اللہ عز وجل نے رذکیوں کے اولیاء کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اور ولایت میں موجود عورتوں کی شادی کر دینے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

[۲] تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مغل اور شنگ دست بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا، اور اللہ تعالیٰ کشاگی والا اور علم والا ہے۔ النور (32).

اور یہ اس لیے کہ نکاح پر بہت عظیم مصلحت مرتب ہوتی ہے، مثلاً است میں کثرت، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی نبیوں کے ساتھ اپنی امت کی وجہ سے فخر کرنا، اور مرد و عورت کو ایک طرح کے حرام کام میں پڑنے سے محفوظ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت عظیم مصلحتیں پائی جاتی ہیں۔

لیکن بعض اولیاء اور ذمہ داران نے شادی میں رکاوٹ کھڑی کر کھی ہیں، اور وہ اکثر حالات میں شادی کے حصول کے لیے رکاوٹ اور آڑ بن چکے ہیں، وہ اس طرح کہ بہت زیادہ مہر کا مطالبہ کرتے ہیں، اور اتنا مہر لینے کی کوشش کرتے ہیں جو شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان کی استطاعت سے بھی باہر ہوتا ہے، حتیٰ کہ بہت سارے شادی کی رغبت رکھنے والوں میں اب شادی ایک بہت ہی مشکل اور مشقت والے کاموں میں شمار ہونے لگی ہے۔

اور پھر مہر ایک ایسا حق ہے جو شریعت اسلامیہ نے عورت کے لیے فرض کیا ہے، تاکہ وہ اس عورت میں مرد کی رغبت کی تعبیر ثابت ہو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[۳] اور عورتوں کو ان کے مہر راضی و خوشی دے دو۔ النساء (4).

اس کا یہ معنی نہیں کہ عورت کو ایک سامان تجارت شمار کریا جائے کہ وہ فروخت ہونے لگے، بلکہ یہ مہر تو عزت اعزاز کا نشان ہے، اور شادی کے عزم اور حقوق کی ادائیگی اور مشقت برداشت کرنے کی دلیل ہے۔

شریعت مطہرہ نے کوئی ایسی مقدار متعین نہیں کی جس سے مہر تجاوز نہ کر سکتا ہو، لیکن اس کے باوجود شریعت مطہرہ نے مہر کم رکھنے اور اس میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو"

اسے ابن جبان نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3300) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

"سب سے اچھا اور بہتر مہروہ ہے جو آسان ہو"

اسے حاکم اور یہقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3279) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کا ارادہ رکھنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا:

"جاوہج کر کچھ ملاش کرو پا ہے لو ہے کی انگوٹھی ہی ہو"

متفق علیہ.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے اس میں ایک اعلیٰ مثال قائم کی حتیٰ کہ معاشرے میں امور کے خلاف کار سوچ پیدا ہو جانے، اور لوگوں میں معاملات میں آسانی و سوالت عام ہو جانے.

ابوداؤد اورنسانی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا:

"میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شادی کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے رخصتی دے دیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے کچھ دو، میں نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ تیری حصی درع کماں ہے؟

میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا: اسے وہی درع ہی دے دو"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2125) سنن نسائی حدیث نمبر (3375) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی حدیث نمبر (3160) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور ابی جنت کی عورتوں کی سردار کا مہر تو یہ تھا.

جو اس بات کی دلیل اور تاکید کرتا ہے کہ دین اسلام میں فی ذاتہ مہر مقصود نہیں.

ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

"تم عورتوں کے مہر میں غلو اور زیادتی مت کرو، کیونکہ اگر یہ کوئی دنیا کی عزت و اچھائی ہوتی یا پھر اللہ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو تم میں سے اس کے سب سے زیادہ اولیٰ اور خدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، آپ نے اپنی کسی بھی بیوی کو بارہ اوقیٰ سے زیادہ مہر نہیں دیا، اور نہ ہی آپ کی بیٹیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا، اور مرد اپنی بیوی کا بہت زیادہ مہر ادا کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اس عورت کے لیے مرد کے دل میں عداوت بن جاتا ہے، اور وہ کہتا ہے مجھ پر تو تیری وجہ سے بہت بوجھ ڈالا گی"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1532) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ (1887) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

(لتقالوا) یعنی: مہر زیادہ کرنے میں مبالغہ مت کرو

(وان الرجل ليشقّل صدقه امرأة حتى يكون لها عدواة في نفسه) یعنی: یہ مہرا دکرتے وقت وہ اپنے دل میں اس سے عداوت رکھے گا کہ اس کا مہر بہت زیادہ تھا، یا جب وہ اس مہر کے متعلق سوچے اور اس کی مقدار کو دیکھے.

(ويقول قد كلفت اليمك علن القربيه) وہ رسی جس سے مشکیرہ باندھا جاتا ہے یعنی میں نے تیری وجہ سے ہر چیز برداشت کی حتیٰ کہ وہ رسی بھی جس سے مشکیرہ لٹکایا اور باندھا جاتا ہے "اہ دیکھیں: حاشیۃ السندی ابن ماجہ

بارہ اوقیٰ چار سو اسی درہم کے برابر ہے یعنی تقریباً ایک سو پنیس ریال (135) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر اتنا ہی تھا.

شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے تین میں ہیں:

"چنانچہ جس کو اس کا دل اپنی بیٹی کا مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے زیادہ کرنے کی کے تو وہ جاہل واحمق ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہر لحاظ سے افضل ہیں، اور وہ سب عورتوں سے ہر صفت میں افضل ہیں، اور اسی طرح امہات المومنین بھی لیکن اس کے باوجود ان کا مہر زیادہ نہ تھا، یہ تقدیر و استطاعت ہونے کے باوجود اور آسان بھی تھا، رہنمای و نگذ دست وغیرہ تو اس کو چاہیے کہ وہ مہر اتنا ہی دے جتنی استطاعت رکھتا ہے اور اس میں اس کو مشقت نہ ہو" اہ دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (32/194).

اور شیعۃ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے:

"امام احمد کی روایت یہ تقاضا کرتی ہے کہ چار سو درہم مہر مسحوب ہے، استطاعت اور آسانی کے ساتھ یہی مسحوب ہے اس مقدار تک ہو سکتا ہے اس سے زائد نہیں" اہ

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاویہ میں مہر کم ہونے کے دلائل پر کچھ احادیث بیان کی ہیں اور اس کی کم از کم حد متعین نہیں اس کے بعد کہتے ہیں:

یہ احادیث اس کو متنفس ہیں کہ کم از کم مہر کی تعین نہیں کی جاسکتی... اور مہر میں زیادتی اور مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور یہ فلت برکت اور قلت عمر کا باعث ہے "اہ

دیکھیں: زاد المعاویہ (5/178).

اس سے یہ واضح ہوا کہ اب لوگ جو کر رہے ہیں اور مہر زیادہ کرتے اور مبالغہ کرتے ہیں یہ شریعت کے خلاف ہے.

اور مہر کم رکھنے اور اس میں مبالغہ کرنے کی حکمت واضح ہے :

وہ یہ کہ لوگوں کے لیے شادی کرنا آسان ہوتا کہ وہ شادی کرنا ترک نہ کر دیں، اور اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں نہ پڑ جائیں۔

مہر زیادہ کرنے کے کچھ نصانات معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (12572) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔